احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 25 فروری 2015ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 25 فروری 2015ء 5 جمادی الاول 1436 ہجری 25 تبلیغ 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 46

فوراً لکھ لیتے

مشہور مستشرق اور رومن کیتھولک خاتون نن کیرم آرمسٹرانگ لکھتی ہیں۔

جب بھی کوئی آیت پیغمبرؐ اسلام پر نازل ہوتی، آپ اسے بلند آواز میں اپنے صحابہ کو سناتے جو اسے یاد کر لیتے اور جو لکھنا جانتے تھے، اسے لکھ لیتے۔

(محمدؐ: باب دوم، صفحہ 61 پبلشرز علی پلازہ 3 مزنگ روڈ لاہور)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

’’سورۃ فاتحہ مجمل طور پر تمام مقاصد قرآن شریف پر مشتمل ہے گویا یہ سورۃ مقاصد قرآنیہ کا ایک ایجاز لطیف ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے...... یعنی ہم نے تجھے اے رسول سات آیتیں سورۃ فاتحہ کی عطا کی ہیں جو مجمل طور پر تمام مقاصد قرآنیہ پر مشتمل ہیں اور ان کے مقابلہ پر قرآن عظیم بھی عطا فرمایا ہے جو مفصّل طور پر مقاصد دینیہ کو ظاہر کرتا ہے اور اسی جہت سے اس سورۃ کا نام اُمّ الکتاب اور سورۃ الجامع ہے۔ اُمّ الکتاب اس جہت سے کہ جمیع مقاصد قرآنیہ اُس سے مستخرج ہوتے ہیں۔ اور سورۃ الجامع اس جہت سے کہ علوم قرآنیہ کے جمیع انواع پر بصورت اجمال مشتمل ہے اسی جہت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ جس نے سورۃ فاتحہ کو پڑھا گویا اس نے سارے قرآن کو پڑھ لیا۔ غرض قرآن شریف اور حدیث نبویؐ سے ثابت ہے کہ سورۃ فاتحہ ممدوحہ ایک آئینہ قرآن نما ہے۔ اس کی تصریح یہ ہے کہ

قرآن شریف کے مقاصد میں سے **ایک** یہ ہے کہ وہ تمام محامد کاملہ باری تعالیٰ کو بیان کرتا ہے اور اُس کی ذات کے لئے جو کمال تام حاصل ہے اس کو بوضاحت بیان فرماتا ہے۔ سو یہ مقصد **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** میں بطور اجمال آ گیا۔ کیونکہ اُس کے یہ معنے ہیں کہ تمام محامد کاملہ اللہ کے لئے ثابت ہیں جو مستجمع جمیع کمالات اور مستحق جمیع عبادات ہے۔

دوسرا مقصد قرآن شریف کا یہ ہے کہ وہ خدا کا صانع کامل ہونا اور خالق العالمین ہونا ظاہر کرتا ہے اور عالم کے ابتدا کا حال بیان فرماتا ہے اور جو دائرہ عالم میں داخل ہو چکا اس کو مخلوق ٹھہراتا ہے اور ان امور کے جو لوگ مخالف ہیں ان کا کذب ثابت کرتا ہے۔ سو یہ مقصد **رَبُّ الْعٰلَمِیْن** میں بطور اجمال آ گیا۔

تیسرا مقصد قرآن شریف کا خدا کا فیضان بلا استحقاق ثابت کرنا اور اُس کی رحمتِ عامہ کا بیان کرنا ہے۔ سو یہ مقصد لفظ **رحمان** میں بطور اجمال آ گیا۔

چوتھا مقصد قرآن شریف کا خدا کا وہ فیضان ثابت کرنا ہے جو محنت اور کوشش پر مترتب ہوتا ہے۔ سو یہ مقصد لفظ **رَحِیْم** میں آ گیا۔

پانچواں مقصد قرآن شریف کا عالم معاد کی حقیقت بیان کرنا ہے۔ سو یہ مقصد **مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن** میں آ گیا۔

چھٹا مقصد قرآن شریف کا اخلاص اور عبودیت اور تزکیہ نفس عن غیر اللہ اور علاج امراض روحانی اور اصلاح اخلاق ردیہ اور توحید فی العبادت کا بیان کرنا ہے۔ سو یہ مقصد **اِیَّاکَ نَعْبُدُ** میں بطور اجمال آ گیا۔

ساتواں مقصد قرآن شریف کا ہر یک کام میں فاعل حقیقی خدا کو ٹھہرانا اور تمام توفیق اور لطف اور نصرت اور ثبات علی الطاعت اور عصمت عن العصیان اور حصول جمیع اسباب خیر اور صلاحیت دنیا و دین اسی کی طرف اسے قرار دینا اور اُن تمام امور میں اسی سے مدد چاہنے کے لئے تاکید کرنا سو یہ مقصد **اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن** میں بطور اجمال آ گیا۔

آٹھواں مقصد قرآن شریف کا صراط مستقیم کے دقائق کو بیان کرنا ہے اور پھر اس کی طلب کے لئے تاکید کرنا کہ دعا اور تضرّع سے اس کو طلب کریں سو یہ مقصد **اِھْدِنَا ......** میں بطور اجمال کے آ گیا۔

نواں مقصد قرآن شریف کا اُن لوگوں کا طریق و خلق بیان کرنا ہے جن پر خدا کا انعام و فضل ہوا تا طالبین حق کے دل جمعیت پکڑیں سو یہ مقصد **صِرَاطَ ......** میں آ گیا۔

دسواں مقصد قرآن شریف کا ان لوگوں کا خلق و طریق بیان کرنا ہے جن پر خدا کا غضب ہوا۔ یا جو راستہ بھول کر انواع اقسام کی بدعتوں میں پڑ گئے۔ تا حق کے طالب ان کی راہوں سے ڈریں۔ سو یہ مقصد **غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ......** میں بطور اجمال آ گیا ہے۔

یہ مقاصد عشرہ ہیں جو قرآن شریف میں مندرج ہیں جو تمام صداقتوں کا اصل الاصول ہیں۔ سو یہ تمام مقاصد سورۃ فاتحہ میں بطور اجمال آ گئے۔

(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 376)

وصیت اصلاح نفس کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

’’تیسرا فرض جس کی طرف میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں، وہ وصیت کا مسئلہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ وصیت ایمان کی آزمائش کا ذریعہ ہے اور وہ اس کے ذریعہ دیکھنا چاہتا ہے کہ کون سچا مومن ہے اور کون نہیں۔...... وصیت ایسی چیز ہے جو یقینی طور پر خدا کا مقرب ہونا ظاہر کرتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ مومن ہی وصیت کرتا ہے لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ اگر کسی شخص میں کچھ کمزوریاں بھی پائی جاتی ہوں تو جب وہ وصیت کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدہ کے مطابق کہ بہشتی مقبرہ میں صرف جنتی ہی مدفون ہوں گے، اس کے اعمال کو درست کر دیتا ہے پس وصیت اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔‘‘

(خطبات محمود جلد 13 ص 552)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات کھاتہ نمبر 455003 مد امداد گندم معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم ربوہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

اداریہ

جن کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں تھی

سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنے متبعین میں تعلق باللہ کا جو ذوق پیدا کیا اس کا نظارہ ان کی نماز باجماعت میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔ ان کے دل کی غذا اور آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہی تھی۔ آیئے چند مثالیں دیکھیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی بیان فرماتے ہیں کہ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کا جب انتقال ہوا ہے تو حضرت مسیح موعود باہر تشریف لائے۔ میں موجود تھا۔ فرمایا کہ لڑکے کی حالت نازک تھی۔ اس کی والدہ نے مجھ سے کہا کہ آپ ذرا اس کے پاس بیٹھ جائیں۔ میں نے نماز نہیں پڑھی۔ میں نماز پڑھ لوں۔ فرمایا کہ وہ نماز میں مشغول تھیں کہ لڑکے کا انتقال ہوگیا۔ میں ان خیالات میں پڑ گیا کہ جب اس کی والدہ لڑکے کے فوت ہونے کی خبر سنے گی تو بڑا صدمہ ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے سلام پھیرتے ہی مجھ سے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا کہ لڑکا تو فوت ہوگیا۔ انہوں نے بڑے انشراح صدر سے کہا کہ الحمدللہ! میں تیری رضا پر راضی ہوں۔ ان کے ایسا کہنے پر میرا غم خوشی سے بدل گیا اور **میں نے کہا اللہ تعالیٰ تیری اولاد پر بڑے بڑے فضل کرے گا۔**

(سیرت المہدی جلد 4 صفحہ 93)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب فرماتے ہیں کہ جب سورج گرہن اور چاند گرہن رمضان میں واقع ہوئے تو 1894ء تھا۔ میں قادیان میں سورج گرہن کے دن نماز میں موجود تھا۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے نماز پڑھائی تھی۔ اور نماز میں شریک ہونے والے بے حد رو رہے تھے۔ اس رمضان میں یہ حالت تھی کہ صبح دو بجے سے چوک احمدیہ میں چہل پہل ہوجاتی۔ اکثر گھروں میں اور بعض بیت مبارک میں آموجود ہوتے۔ جہاں تہجد کی نماز ہوتی۔ سحری کھائی جاتی اور اول وقت صبح کی نماز ہوتی۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تلاوت قرآن شریف ہوتی اور کوئی آٹھ بجے کے بعد حضرت مسیح موعود سیر کو تشریف لے جاتے۔ سب خدام ساتھ ہوتے۔ یہ سلسلہ کوئی گیارہ بارہ بجے ختم ہوتا۔ اس کے بعد ظہر کی (نداء) ہوتی اور ایک بجے سے پہلے نماز ظہر ختم ہوجاتی اور پھر نماز عصر بھی اپنے اول وقت میں پڑھی جاتی۔ بس عصر اور مغرب کے درمیان فرصت کا وقت ملتا تھا۔ مغرب کے بعد کھانے وغیرہ سے فارغ ہوکر آٹھ ساڑھے آٹھ بجے نماز عشاء ختم ہوجاتی اور ایسا ہو کا عالم ہوتا کہ گویا کوئی آباد نہیں۔ مگر دو بجے سب بیدار ہوتے اور چہل پہل ہوجاتی۔ (سیرت المہدی جلد 4 صفحہ 40)

حضرت مولوی محمد عثمان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود (بیعت 1901ء) کا دل ہر وقت (بیت) میں اٹکا رہتا تھا۔ بیت کے باہر ماہی بے آب کی طرح تڑپتے رہتے تھے۔ نمازوں میں باقاعدگی سے آتے۔ آخری عمر میں بھی باوجود کمزوری اور خرابیٔ صحت کے اور باوجود بیت سے دور ہونے کے باقاعدگی سے بیت آتے تھے۔ توسیع بیت کا مسئلہ درپیش تھا۔ آپ نے اپنا ایک مکان بیچ ڈالا۔ اس طرح آپ نے اپنے لئے تنگی پیدا کر کے بیت کے لئے وسعت کا انتظام کیا۔ ایک لائبریری، ایک مہمان خانہ اور تین دکانیں بنوائیں۔ جس سے بیت کی افادیت میں اضافہ ہوا اور اسے اپنی دکانوں سے 90 روپے ماہوار آمدنی ہونے لگی۔ (تاریخ احمدیت جلد 22 صفحہ 640)

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب پنشنر رفیق حضرت مسیح موعود (بیعت: 1905ء) بہت دعا گو بزرگ تھے۔ دوسری یا تیسری جماعت میں تھے کہ نماز باقاعدگی سے پڑھنی شروع کی اور پھر کوئی ناغہ نہیں ہوتا تھا اور بالآخر نماز عصر پڑھتے ہوئے اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ قرآن مجید باترجمہ باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ چھوٹی عمر سے ہی مبشر خوابیں دیکھتے تھے۔ نماز کے سختی سے پابند تھے اور کہا کرتے تھے۔ کہ میرا جو بچہ باقاعدہ نماز نہ پڑھے گا میں اس کے گھر نہیں جاؤں گا۔

(تاریخ احمدیت جلد 22 صفحہ 268,267)

حضرت سید فقیر محمد صاحب کابلی افغان فرمایا کرتے تھے کہ میں نے 18 سال کی عمر میں نماز تہجد شروع کی ہے اور اخیر عمر تک باقاعدگی سے پابند رہا ہوں۔ آپ صاحب کشف و رؤیا صالحہ تھے۔ ان پڑھ تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد 21 صفحہ 585)

حضرت منشی عبدالخالق صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود نماز باجماعت کے بہت پابند تھے۔ جب آپ بیت میں دو ایک نمازوں میں نظر نہ آتے تو اندازہ ہوتا تھا کہ یا سفر پر گئے ہیں یا بیمار ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوتا۔ آپ کا وجود بیت کی رونق تھا۔ (تاریخ احمدیت جلد 22 صفحہ 247)

مکرم سلیم شاہ جہانپوری صاحب لکھتے ہیں:۔

یہ شاید 1937ء کی بات ہے راقم الحروف حسن پور ضلع مراد آباد یو۔ پی (انڈیا) میں ایک سپیشل مجسٹریٹ کی پیشکاری کے فرائض انجام دے رہا تھا اور اسپیشل مجسٹریٹ صاحب کے محل نما مکان کے نزدیک ہی ایک کرایہ کے مکان میں مقیم تھا۔

میرے مکان سے متصل حسن پور کی جامع مسجد واقع تھی، جہاں میں ظہر یا عصر کی نماز ادا کرنے چلا جاتا تھا کیونکہ اس زمانے میں تعصب اپنی حدوں کے اندر تھا اور پیش امام صاحب سے میرے مراسم بھی تھے۔

ایک روز میں ظہر کی نماز ادا کرنے مسجد چلا گیا۔ نماز باجماعت ہوچکی تھی اور اکا دکا نمازی نوافل ادا کرنے میں مشغول تھے۔ میں نے جب سلام پھیرا تو ایک نمازی اپنی جگہ سے اٹھ کر میرے پاس آئے اور رازداری کے انداز میں دریافت کرنے لگے کہ کیا آپ ''احمدی'' ہیں میں نے اثبات میں جواب دے کر ان صاحب سے دریافت کیا کہ آپ نے میرا احمدی ہونا کیسے جانا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو اکثر نمازوں کو جلدی جلدی ادا کر کے فارغ ہوجاتے ہیں لیکن احمدی لوگ ٹھہر ٹھہر کر اور متانت کے ساتھ یہ فریضہ ادا کرتے ہیں اور آپ کو بھی میں نے بڑے سلیقے اور آداب نماز کو ملحوظ رکھتے ہوئے نماز کی ادائیگی میں مشغول پایا۔ اس سے اندازہ ہوا کہ آپ بھی اسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔''

(الفضل 16 ستمبر 1998ء)

آرزو لوگ کریں کہ کرو رہا ایسا
دے مثال زمانہ کہ چلو چلن ایسا

ربوہ کی پاک بستی

تیرے پیارے کی یہ بستی قائم رہے آباد رہے
اس بستی کا ہر اک باسی تیرے کرم سے شاد رہے
فضلِ عمر کی یہ ہے نشانی اس کی دعا کا تحفہ ہے
تیری رحمت سے یہ بستی مولا زندہ باد رہے

(خواجہ عبدالمومن)

مکرم عطاء الانور صاحب

نپولین بونا پارٹ (Napoléon Bonaparte)

دشمنوں کے چھکے چھڑا دینے والا فرانس کا عظیم سپہ سالار اور شہنشاہ

نپولین فرانس کے جزیرہ کورسیکا کے قصبہ اجاسیو میں 15 اگست 1769ء کو پیدا ہوا۔ نپولین کے والد کا نام کارلو بوناپارٹ (Carlo Buonaparte) اور والدہ کا نام لٹیزا رامولینو (Letiza Ramolino) تھا۔ نپولین کے آباؤ اجداد 16ویں صدی عیسوی میں اٹلی سے کورسیکا میں آ کر آباد ہوئے۔

نپولین نے ابتدائی تعلیم پیرس اور برائن کے فوجی سکولوں سے حاصل کی۔ جب نپولین کے والد کا انتقال ہوا تو گھر کی آمدنی میں فرق آنے پر نپولین نے دو سالہ کورس ایک سال کی مدت میں مکمل کیا۔ نپولین بچپن سے ہی قابل اور ذہین تھا۔ اپنی نوجوانی کے ایام میں نپولین پر کورسیکی قومیت پرستی کا جذبہ طاری تھا۔ اس لئے وہ فرانس کو غاصبین تصور کرتا تھا۔ نپولین بوناپارٹ نے 1785ء میں 16 برس کی عمر میں گریجوایشن کرکے فرانسیسی فوج میں سیکنڈ لیفٹیننٹ کا عہدہ سنبھالا تھا۔ سب سے پہلی کامیابی 1793ء میں تولون کے محاصرے میں حاصل کی، جہاں اس نے توپ خانے کو ایک ایسے مخصوص انداز میں استعمال کیا کہ اسی کی وجہ سے فتح وکامرانی نصیب ہوئی۔ اس کے بعد اٹلی میں پے در پے فتوحات کا سلسلہ چل پڑا اور 1797ء تک وہ ایک قومی ہیرو بن گیا۔ اسی سال اس کو مصر کے خلاف ایک مہم کا کمانڈر مقرر کیا گیا، جس کا مقصد یہ تھا کہ خطے میں برطانیہ کا اثر و رسوخ ختم کیا جائے اور ہندوستان میں ٹیپو سلطان کی مدد سے وہ برطانیہ کے برصغیر پر راج کے خواب کو چکنا چور کرسکے۔ نپولین اب تک خشکی کی لڑائیوں میں تو فتح مند ہوتا چلا آیا تھا لیکن جب دریائے نیل پر برطانوی بیڑے سے مقابلہ ہوا تو اس کا بحری بیڑا ناکام ہوگیا۔ 1799ء کے موسم خزاں میں وہ پیرس چلا آیا اور حکومت کا تختہ الٹ کر خود قونصل اول بن گیا۔ 18 مئی 1804ء کو نپولین شہنشاہ بنایا گیا۔

نپولین نے فتح پر فتح حاصل کرنی شروع کی، لیکن عین موسم سرما میں ماسکو سے پسپا ہوتے ہوئے اس کی تقریباً ساری کی ساری فوج تباہ ہوگئی۔ 1813ء میں پروشیا اور آسٹریا نے روس کے ساتھ مل کر لائپزگ کے مقام پر اس کو شکست دی اور اسے 11 اپریل 1814ء کو تخت سے دستبردار ہونا پڑا۔

نپولین ایلبا کے جزیرے میں قید تھا، وہاں سے نکل بھاگا اور دوبارہ فرانس کا آمر بن گیا، لیکن آخر 18 جون 1815ء کو بلوشر اور ویلنگٹن نے اس کو واٹرلو کے میدان میں شکست فاش دی اور وہ سینٹ ہلینا کے جزیرے میں جلاوطن کردیا گیا، جہاں وہ 5 مئی 1821ء کو 51 سال کی عمر میں کینسر کے عارضہ میں مبتلا ہوکر چل بسا۔ اس کی آخری آرام گاہ پیرس میں لیس انویلیڈس (Les Invalides) عمارت میں ہے۔ اس عمارت میں فرانس کے فوجی تاریخ کے حوالہ سے ایک عجائب گھر کے علاوہ ایک ہسپتال اور فوج سے ریٹائرڈ افراد کی رہائش گاہ بھی موجود ہے۔

شادیاں

نپولین نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی جوزفین سے کی۔ جو فرانسیسی جنگ میں مارے جانے والے جرنیل کی بیوہ تھی۔ جوزفین سے نپولین کی ایک بیٹی ہوئی لیکن نپولین کو ایک لڑکے کی ضرورت تھی جو اس کا وارث بن سکے۔ چنانچہ نپولین نے جوزفین کو طلاق دے دی اور آسٹریا کی شہزادی میری لوئیس سے شادی کرلی۔

فوجی مہمات

نپولین کی زیر قیادت فرانسیسی فوجوں نے بہت سارے یورپی علاقوں پر قبضہ کیا بالآخر اسے شکست ہوئی ہے۔ ان مہمات کا اجمالی خاکہ پیش ہے:۔

(1) 1795ء میں اس نے پیرس میں تشدد اور افراتفری پر قابو پایا۔

(2) 1796-97ء میں اٹلی میں آسٹریا کی فوجوں کو شکست دی۔

(3) 1798-99ء میں وہ فوج لے کر مصر گیا۔

(4) 1799ء میں اسے پہلا کونسل بنا دیا گیا۔

(5) 1804ء میں اسے فرانس کا شہنشاہ بنا دیا گیا۔

(6) 1805ء نپولین شاہ اٹلی بنتا ہے۔ فرانسیسی فوج آسٹریا کو الم کے مقام پر شکست دیتی ہے۔ نپولین ویانا میں داخل ہوتا ہے اس کے بعد نپولین نے روس اور آسٹریا کی مشترکہ فوجوں کو آسٹرلٹس کے مقام پر شکست دی۔

(7) نپولین اپنے بہن بھائیوں کو یورپ کے مختلف ملکوں کا اقتدار دے دیتا تھا۔

(8) 1806ء میں نپولین جینا کے مقام پر پرشیا کو شکست دیتا ہے۔

(9) 1807ء میں نپولین فرائیڈلینڈ کے مقام پر روس کو شکست دیتا ہے۔

(10) 1808ء سپین میں کشمکش۔ نپولین کا بڑا بھائی جوزف بوناپارٹ سپین کا حکمران بنتا ہے۔

(11) 1809ء میں نپولین آسٹریا کو شکست دیتا ہے۔

(12) 1812ء میں روس کی ناکام مہم۔

(13) 1813ء بیٹل آف نیشنز (Battle of Nations) نپولین اور اتحادی افواج کے درمیان جنگوں کا ایک اہم موڑ ثابت ہوئی تھی۔ اس جنگ میں نپولین کو لیپزش کے مقام پر شکست ہوئی تھی۔ اتحادی افواج میں پروشیا، روس، سویڈن اور برطانیہ کے ساتھ ساتھ کئی دیگر ممالک بھی شامل تھے۔ اس جنگ کو پہلی عالمی جنگ سے قبل یورپ میں ہونے والی بدترین لڑائی تصور کیا جاتا ہے۔ اس دوران تقریباً ایک لاکھ فوجی ہلاک ہوئے تھے۔ اس لڑائی کی داستان آج بھی ڈرامائی انداز میں مختلف ممالک میں ہزاروں کی تعداد میں افراد فوجی ملبوسات پہن کر دوہراتے ہیں اور نپولین کی شکست کو پیش کر کے جشن مناتے ہیں۔ ان ممالک میں خاص کر جرمنی اور روس شامل ہیں۔ اس جنگ میں جہاں ایک طرف روس کی یخ سردی نے نپولین کو شکست دی وہاں سخت جان روسی سپاہیوں کی جانبازی نے بھی جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ ماسکو کی شاہراہ پر ہونے والی بوروڈینو کی جنگ میں روسی فوج نپولین کی گرینڈ آرمی کے مقابلے پر آئی تو اس سے پہلے کہ وہ پسپائی اختیار کرتی، فرانسیسی فوج کا بھاری جانی نقصان ہو چکا تھا۔ ٹالسٹائی کے ناول "جنگ اور امن"، جو اب تک لکھے گئے عظیم ترین ناولوں میں سے ایک ہے، کا موضوع یہی جنگ ہے لیکن اس میں ٹالسٹائی نے نپولین کی شکست کا کریڈٹ روسی سپاہیوں کی بجائے قسمت اور تاریخ کے انوکھے واقعات کو قرار دیا۔

(14) 1815ء میں واٹرلو کے مقام پر نپولین کو ایک اور شکست ہوئی۔

بالآخر 1821ء میں نپولین سینٹ ہلینا کے جزیرے میں جلاوطن حالت میں مرجاتا ہے۔

سینٹ ہلینا

سینٹ ہلینا (Saint Helena) جنوبی بحر اوقیانوس میں برطانیہ کے زیر قبضہ ایک جزیرہ ہے۔ سینٹ ہلینا مشہور فرانسیسی فاتح نپولین بوناپارٹ کے آخری ایام کی قیام گاہ کے باعث دنیا بھر میں مشہور ہے۔ نپولین کو 1815ء میں جلاوطن کر کے سینٹ ہلینا بھیج دیا گیا تھا جہاں 1821ء میں اس کا انتقال ہوگیا تھا۔

اس جزیرے کو 21 مئی 1502ء کو پرتگیزی جہاز رانوں نے دریافت کیا اور اسے شہنشاہ قسطنطین اول کی والدہ سینٹ ہلینا سے موسوم کیا۔ اس وقت یہ جزیرہ غیر آباد تھا۔ 1600ء تک یہ جزیرہ پرتگال، انگلستان، فرانس اور ہالینڈ کے جہاز رانوں میں مقبولیت حاصل کر چکا تھا اور وہ اسے غذا کے حصول کے لیے استعمال کرتے تھے۔ 1645ء سے 1659ء تک ولندیزیوں نے اس پر قبضہ کیا جس کے بعد یہ انگلستان کی ایسٹ انڈیا کمپنی کے حوالے کر دیا گیا جو اسے راس امید سے وطن واپسی کی راہ لینے والے بحری جہازوں کے اڈے کے طور پر استعمال کرتی تھی۔ 1673ء میں ولندیزیوں نے جزیرے پر دوبارہ قبضہ کیا لیکن صرف دو ماہ بعد انگریزی بحریہ نے انہیں نکال باہر کیا۔ 1815ء میں برطانوی حکومت نے نپولین بوناپارٹ کی جلاوطنی کے لیے سینٹ ہلینا کا انتخاب کیا۔ انہیں اکتوبر کے مہینے میں جزیرے پر لایا گیا جہاں مئی 1821ء میں ان کا انتقال ہوگیا۔ نپولین کی لاش 1840ء میں فرانس کے حوالے کی گئی۔ یہ واحد عرصہ تھا جس کے دوران باقاعدہ افواج کے ذریعے جزیرے کی حفاظت کی گئی اور فرانس کی جانب سے نپولین کو چھڑانے کی کوششوں کے خطرے کے پیش نظر برطانیہ نے قریبی اسینشن اور ٹرسٹان ڈی کونہا کے جزائر پر بھی قبضہ کرلیا۔

کیا نپولین بوناپارٹ
اسلام سے متاثر تھا

جولائی 1798ء کا واقعہ ہے جب فرانسیسی فوج کے کمانڈر کی حیثیت سے نپولین بوناپارٹ نے مصری شہر سکندریہ پہ قدم دھرے۔ فرانسیسی اس لئے مصر آئے تھے تاکہ علاقے میں برطانوی اثر و رسوخ ختم کرسکیں، نیز ہندوستان سے انگریزوں کی تجارت کو ضعف پہنچائیں۔ نپولین اگست 1799ء تک مصر میں مقیم رہا۔ اس دوران وہ فلسطین بھی گیا تاکہ وہاں تعینات برطانوی فوج سے نبرد آزما ہو سکے۔ کچھ ہی لوگ جانتے ہیں کہ دوران قیام مصر نپولین بوناپارٹ نے کم از کم ظاہری طور پہ اسلام قبول کر لیا تھا۔ مسلمان ہونے کی خبر بے بنیاد نہیں۔ یہ 6 دسمبر 1798ء کو مشہور فرانسیسی اخبار "Le ou National Gazzette Universel Moniteur" میں شائع ہوئی۔ یہ اخبار پورے یورپ میں فرانسیسی حکومت کے ترجمان کی حیثیت سے مشہور تھا۔ درج بالا اخبار میں چھپنے والی خبر افشاں کرتی ہے کہ نپولین نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ اور یہ کہ اس کا اسلامی نام "علی نپولین" رکھا گیا۔ سوال یہ ہے کہ دنیا بھر میں عظیم جرنیل و مدبر سمجھا جانے والا نپولین بوناپارٹ پھر بطور مسلمان کیوں مشہور نہیں ہوا؟ اس سوال کا جواب نپولین کی مذہبی زندگی میں پوشیدہ ہے۔ اس کے والدین کیتھولک عیسائی تھے۔ سو اس کی پرورش بھی رومن کلیسا کی مذہبی روایات کے مطابق ہوئی۔ تاہم وہ جوانی میں "موحد" (Deist) بن گیا۔ عیسائی دنیا میں یہ اصطلاح ان عیسائیوں کے لیے استعمال ہوتی ہے جو ایمانی عقیدے نہیں عقل اور فطری مظاہر کی بنا پہ "ایک خدا" کی موجودگی تسلیم کر لیں۔ یہ عیسائی موحد اس لحاظ سے روایتی عیسائیوں سے مختلف ہیں کہ یہ بائیبل کے غلطیوں سے پاک ہونے کے عقیدے (Biblical inerrancy) اور عقیدہ تثلیث پہ یقین نہیں رکھتے۔ نیز وہ خلاف العقل کرشموں اور معجزوں سے بھی انکار کرتے ہیں۔ گویا کم از کم نپولین بے خطا بائیبل اور تثلیث جیسے عقائد تسلیم نہ کرنے کے باعث فکری طور

یہ مسلمانوں کے زیادہ قریب تھا۔ مزید برآں وہ سمجھتا تھا کہ جزا و سزا کا مذہبی عقیدہ معاشرے میں نظم وضبط برقرار رکھتا اور شہریوں کو جرائم کرنے سے روکتا ہے۔ سو وہ مذہب کی افادیت کا قائل تھا۔ نپولین مصر پہنچا تو سیاسی و عسکری رہنماؤں کے علاوہ وہ علماء سے بھی ملا۔ بعض اوقات علمائے دین سے اس کی ملاقاتیں کئی گھنٹوں پہ محیط ہوتیں۔ اس دوران مختلف مذہبی افکار و مسائل زیر بحث آتے۔ انہی ملاقاتوں کے ذریعے نپولین کو اسلام کے متعلق قیمتی معلومات حاصل ہوئیں۔ حتیٰ کہ وہ اسلامی فقہ کے بنیادی خدوخال بھی جان گیا جو اس وقت مصر میں رائج تھا۔ مصر پہنچ کر نپولین نے اسلام کا ذکر اچھے الفاظ میں کیا اور نبی کریمؐ کو تعظیم دی۔ دوران قیام جب عید میلا دالنبیؐ کا موقع آیا، تو اس کے حکم پر فرانسیسی فوج نے قاہرہ کی سڑکوں پہ خصوصی پریڈ کا مظاہرہ بھی کیا۔ اس موقع پر نپولین نے خود کو ''حضور اکرمؐ کا قابل فرزند'' اور ''اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ'' قرار دیا۔ اس سے قبل اگست 1789ء میں وہ مصر کے شیخ الاسلام کو خط لکھ کر بتا چکا تھا: ''میں تمام دانشوروں کو ساتھ ملا کر دنیا میں قرآن کے اصولوں پہ مبنی ایک منظم حکومت قائم کرنا چاہتا ہوں۔ صرف قرآن پہ عمل کر کے ہی انسان سچی خوشیاں پا سکتا ہے''۔

(بحوالہ: L'Islamet Bonaparte: Francais documents lesd'après (Cherfils Christian Arabeset)

نپولین کے درج بالا قول و فعل سے یہی لگتا ہے کہ وہ مسلمان ہو چکا تھا۔ تاہم اس کے قریبی ساتھیوں اور جرنیلوں کا بیان ہے کہ اس نے مصر میں قدم جمانے اور سیاسی طاقت پانے کی خاطر مذہب کو بطور ہتھیار استعمال کیا۔ مصر سے نپولین کی رخصتی کے بعد اس کے عمل بھی عیاں کرتے ہیں کہ وہ پہلے کے مانند موحد کی زندگی گزارتا رہا اور مسلمان صرف اس لیے نہیں ہوا کہ مصری مسلمانوں کا دل جیت سکے۔ مگر بعض شواہد انکشاف کرتے ہیں کہ اسلام نے نپولین پر دیرپا اثرات مرتب کیے۔ اول رحمۃ للعالمینؐ کی حیات مبارکہ نے اسے بہت متاثر کیا۔ اسی لیے ممتاز امریکی مؤرخ، Juan Cole نے اپنی کتاب ''I :Egypt Napoleon's East Middle thenvading'' میں لکھا ہے کہ یہ سچ ہے، نپولین دل سے حضرت محمدؐ کا احترام کرتا تھا۔ دوسرا ثبوت ''نپولینی کوڈ'' (Napoleonic Code) کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے جو بحیثیت سول کوڈ فرانس ہی نہیں اکثر یورپی ممالک مثلاً اٹلی، ہالینڈ، بیلجیئم، پولینڈ، جرمنی وغیرہ میں رائج ہوا۔ اس کوڈ کی کئی دفعات اسلامی تعلیمات سے ماخوذ ہیں۔ مثال کے طور پر فکر اسلام سے استفادہ کرتے ہوئے نپولینی کوڈ میں مملکت کے سبھی شہری قانون کی نظر میں برابر قرار پائے۔ ہر شہری کو آزادی رائے کے اظہار کا حق ملا۔ وہ جائیدادیں رکھنے کے حقدار بنے اور حکومت کا ان پہ زبردستی قبضہ ناجائز ٹھہرا۔ خواتین کو طلاق کا حق مل گیا۔ نیز فرانس سے جاگیرداری کا خاتمہ ہوا۔ نپولینی کوڈ میں اسلامی فقہ کے مطابق والدین کو بچوں کے نان نفقہ کا پابند بنایا گیا۔ اسلامی تعلیم کے زیر اثر ہی نپولین اپنے کوڈ میں دادا دادی اور نانا نانی کو یہ حق بھی دینا چاہتا تھا کہ وہ اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کو ماں باپ کی ناجائز مار پیٹ سے بچا سکیں تاہم کامیاب نہ ہو سکا۔ غرض عالم اسلام میں ایک سالہ قیام کے دوران نپولین بونا پارٹ نے اسلامی تعلیمات سے جو مفید و انسان دوست باتیں پائیں، انہیں بعد ازاں 1804ء میں وضع کردہ اپنے سول کوڈ میں جمع کر دیا۔ دین اسلام ایک اور لحاظ سے بھی فرانسیسی جرنیل پہ اثر انداز ہوا وہ یہ کہ اسلام سے واقف ہونے کے بعد اسے احساس ہوا کہ سود کی لعنت کے باعث یورپی ممالک غربت، پسماندگی اور بیماریوں کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ چونکہ برطانیہ سودخوروں کا پشت پناہ تھا، اس لئے بھی وہ انگریزوں کے خلاف صف آراء ہوا۔ نپولین کی بدقسمتی کہ جنگ واٹرلو (1815ء) میں سودخور جیت گئے اور اس کی قسمت کا ستارہ غروب ہوا۔

نپولین رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں رقمطراز ہوتے ہوئے لکھتا ہے:۔

حضرت محمد ﷺ کی ذات میں ایک قوت جاذبیت پائی جاتی تھی جس کی طرف لوگ کھنچے چلے آتے تھے۔ ان کی تعلیمات لوگوں کو اپنا مطیع و گرویدہ بنالیتی تھی۔ جس نے ایک ایسا گروہ پیدا کر دیا جس نے چند ہی سالوں میں اس وقت کی معلوم دنیا کے نصف پر اسلام کا پرچم لہرادیا۔ اسلام کے ان پیروکاروں نے دنیا کو جھوٹے خداؤں سے آزاد کروایا۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں نے 1500 سالوں میں کفر کی نشانیاں اتنی منہدم نہ کی تھیں جتنی ان متبعین اسلام نے صرف پندرہ سال میں کردیں۔

کتاب مقدس میں آج جو نیا عہد نامہ ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے وہ چھاپہ خانہ کی ایجاد سے پہلے کے قلمی مخطوطات کو سامنے رکھ کر مرتب کیا جاتا ہے جو مختلف زمانوں اور مختلف علاقوں میں لکھے گئے اور مختلف قسم کے کاغذ پر اور مختلف طرز تحریر میں تحریر ہوئے۔ ان مخطوطات کی تعداد سینکڑوں میں ہیں۔

ان مخطوطات کو سہولت کے لئے چند جماعتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلی جماعت ان مخطوطات پر مشتمل ہے جو چوتھی صدی عیسوی سے دسویں صدی عیسوی کے درمیان لکھے گئے اور بڑے یونانی حروف میں مرقوم ہیں۔ چوتھی صدی عیسوی سے پہلے کے مخطوطات جن میں سے کوئی بھی مکمل شکل میں موجود نہیں سکرول (Scroll) کہلاتے تھے۔ مگر چوتھی صدی کے بعد مخطوطات کتابی شکل اختیار کر گئے اور کوڈیکس کہلانے جانے لگے۔ مخطوطات کی یہ جماعت آج کل نیا عہد نامہ مرتب کرنے کے لئے سب سے اہم سمجھی جاتی ہے۔ اس جماعت کے بعض اہم کوڈیکس میں سے ایک کوڈیکس B یا کوڈیکس Vaticanus ہے۔ یہ مخطوطہ پوپ کی لائبریری میں ویٹیکن میں تھا اور نپولین بونا پارٹ نے جب اٹلی فتح کیا تو جو اشیاء وہ اپنی اظہار شان کے لئے ساتھ لایا ان میں یہ مخطوطہ بھی شامل تھا۔ اور اس طرح علمی دنیا اس سے فائدہ اٹھانے میں کامیاب ہوگئی۔

حضرت مصلح موعود کی نظر میں

حضرت مصلح موعود نپولین کی وطن سے محبت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

فرانس کا مشہور مارشل شہنشاہ نپولین صرف فوج کا ایک لیفٹیننٹ تھا لیکن اس لیفٹیننٹ نے دنیا کے مشہور ترین جرنیلوں کی قیادت کی صرف اس لئے کہ اس کا دل وطن کی محبت کے جذبات سے سرشار تھا۔ (انوار العلوم جلد 19 ص 224)

حضرت مصلح موعود جماعت کی برکت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

نپولین ایک بادشاہ گزرا ہے۔ اس کی نسبت مؤرخوں نے ایک عجیب واقعہ لکھا ہے۔ وہ فرانس کا بادشاہ تھا۔ اس نے روس پر حملہ کیا۔ روسیوں نے یہ طریق اختیار کیا کہ اپنے گاؤں اور شہروں کو جلاتے جاتے اور آگے آگے نکلتے جاتے۔ چونکہ روس کا ملک بہت وسیع ہے اور اس کا شمالی حصہ ایسا خطرناک ہے کہ اگر کوئی واقف کار نہ ہو تو برف کی وجہ سے انسان ہلاک ہو جاتے ہیں اس لئے وہاں تک پہنچ کر نپولین کی بہت سی فوج تباہ ہوگئی۔ اس وقت روسیوں نے نپولین کی فوج پر حملے کرنے شروع کر دیئے اور اسے بہت تنگ کیا۔ حتیٰ کہ وہ واپس ہونے پر مجبور ہوگئی اور اسے بہت جلدی واپس آنا پڑا۔ راستہ میں ایک جگہ ایسی تنگ ہوئی کہ بیٹھنے تک کے لئے جگہ نہ میسر ہو سکی کیونکہ تمام اردگرد دلدل تھی۔ اگر زمین پر بیٹھیں تو کپڑے اور ہتھیار کیچڑ سے بھر جاتے تھے اور اگر نہ بیٹھیں تو اتنے تھک گئے تھے کہ چلنے کی طاقت نہ تھی۔ اس وقت نپولین نے یہ تجویز کی کہ وہاں ایک کرسی تھی اس پر ایک شخص کو بٹھا دیا۔ دوسرے کو اس کے گھٹنوں پر۔ تیسرے کو دوسرے کے گھٹنوں پر۔ حتیٰ کہ اس طرح ایک وسیع حلقہ میں لوگوں کو بٹھا دیا۔ آخری آدمی کے گھٹنوں پر اس پہلے شخص کو بٹھا کر کرسی اس کے نیچے سے نکال لی اور اس پر خود بیٹھ گیا۔ اس طرح تمام فوج نے آرام بھی کر لیا اور سامان بھی خراب نہ ہوا۔ تو جماعت کے ساتھ وابستہ ہونے میں بہت سی خوبیاں ہوتی ہیں اور بعض تو ایسے فوائد پہنچتے ہیں جن کا پتہ بھی نہیں لگتا کہ یہ بھی کوئی بوجھ تھا جو ہلکا ہو گیا ہے۔ لیکن اگر اس کام کو فرداً فرداً کرنے لگو تو بہت مشکل پیش آجاتی ہے۔

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 112-113 الفضل 30 مئی 1916ء)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

جس دن نپولین سکول میں پڑھ رہا تھا کون سمجھ سکتا تھا کہ وہ کس چیز کے لئے تیار ہو رہا ہے۔

(انوار العلوم جلد 14 ص 283)

پھر آپ فرماتے ہیں: ابھی قریب ہی کے زمانہ میں ایک مشہور بادشاہ گزرا ہے جس کا نام نپولین تھا۔ یہ ایک معمولی خاندان کا ممبر اور بہت ہی معمولی حیثیت کا انسان تھا۔ حتیٰ کہ مؤرخین کو اس کے والدین کے تاریخی حالات میں بھی شبہ پڑا ہوا ہے۔ بعض اس کے والد کے متعلق کچھ لکھتے ہیں اور بعض کچھ۔ یہ جزیرہ کارسیکا کا رہنے والا تھا اور تعلیم پانے کے لئے فرانس میں آیا تھا۔ لیکن اپنی دانائی اور ملک کی خیرخواہی کی وجہ سے آہستہ آہستہ فرانس کا بادشاہ بن گیا۔ فرانس میں جب بغاوت اور فساد ہوا تو بادشاہ اسی کو بنایا گیا تھا۔ نسلی یا خاندانی تو کوئی وجہ ایسی نہ تھی کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنا شہنشاہ بنا لیتے لیکن اس میں جو قابلیت اور ملک کی خیرخواہی تھی، اس کی وجہ سے یہ مقام ایسا حاصل ہوا کہ بعض اوقات لاکھوں ہزاروں انسان اس کی خاطر اور اس کی حفاظت کرتے ہوئے ذبح ہو گئے۔ آخری دفعہ واٹرلو کے میدان میں جب انگریزوں اور جرمنوں نے اس کو شکست دی ہے، اس وقت کے واقعات نہایت مؤثر اور رقت پیدا کرنے والے ہیں۔ اس کے متعلق اسی کا ایک جرنیل لکھتا ہے کہ جس وقت نپولین کو یہ دھوکا لگ گیا کہ اس نے سمجھا کہ اس کی فوج کا وہ حصہ جسے اس نے پیچھے اپنی مدد کے لئے چھوڑ رکھا تھا کہ بعد میں آملے وہ آرہا ہے۔ حالانکہ آنے والی فوج دشمن کی فوج تھی اور وہ بالکل قریب آگئی تھی۔ تو یہ خبر لے کر میں ہی نپولین کے پاس گیا۔ جس وقت میں گیا تو ہماری ساری فوج پراگندہ ہو رہی تھی اور گولہ بارود بالکل ختم ہو چکا تھا۔ آگے اور پیچھے دونوں طرف دشمن حملہ آور تھا۔ اس خطرناک صورت میں ہر ایک جرنیل نپولین کے پاس آتا اور کہتا کہ اب آپ میدان سے ہٹ جائیں لیکن اس کا یہی جواب تھا کہ جس میدان میں میں اپنے ملک کے نوجوانوں کو لاکر قربان کر رہا ہوں، اس سے خود کس طرح ہٹ جاؤں۔ میں یہاں سے کبھی نہیں ہٹوں گا۔ اس وقت توپ خانہ کے آدمی نہتے ہو کر نپولین کے گرد کھڑے تھے۔ جن سے پوچھا گیا کہ جب تمہارے پاس لڑائی کا سامان نہیں تو کیوں نہیں ہٹ جاتے۔ انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں کہ ہمارے پاس سامان نہیں ہے لیکن ہم اس لئے میدان سے نہیں ہٹتے کہ ہمارے ہٹنے سے نپولین پکڑا جائے گا۔ آخر اس کے گارڈ کے آدمی بھی کٹنے شروع ہو گئے بلکہ قریباً کٹ گئے تو بھی نپولین میدان سے ہٹ جانے پر آمادہ نہ ہوا اور اس کی جان نہایت خطرہ میں پڑ گئی تو دو جرنیل آئے اور انہوں نے اس کے گھوڑے کی باگیں پکڑ لیں اور کہا کہ اب ملک کی خیرخواہی ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس بارہ میں آپ کی اطاعت نہ کریں۔ یہ کہا اور نپولین کے گھوڑے کو ایڑ لگا کر دوڑاتے ہوئے میدان سے لے گئے۔

(خطبات محمود جلد 2 صفحہ 40، 41 الفضل 28 ستمبر 1918ء)

پھر ایک اور جگہ اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں:۔ نپولین کو ایک دفعہ شکست ہوچکی تھی، اس کی فوج کے پاس گولہ بارود ختم ہوگیا، انگریزی فوجوں نے اس کی فوج پر متواتر گولے پھینکنے شروع کردیئے مگر جب گولے یکے بعد دیگرے گر رہے تھے نپولین کی فوج اسی حالت میں کھڑی رہی۔ ایک جرنیل کہتا ہے میں ایسے موقع پر نپولین کی فوج میں گیا اور کہا تم مقابلہ کیوں نہیں کرتے وہ کہنے لگے ہمارے پاس گولہ و بارود ختم ہوگیا ہے۔ جرنیل کہتا ہے میں نے کہا کہ پھر بھاگتے کیوں نہیں؟ وہ کہنے لگے نپولین نے ہمیں بھاگنا سکھایا ہی نہیں۔ جو لڑنے والی چیز تھی وہ ہمارے پاس نہیں اور بھاگنا ہم نے سیکھا نہیں اس لئے اب ہم کریں تو کیا کریں۔

(انوار العلوم جلد 13 ص 97)

نپولین کے متعلق لکھا ہے کہ جب اس کو انگریزوں نے مأخوذ کرلیا اور اس کو لے چلے تو بادل پھٹا اور اس کو فرانس نظر آیا تو اس نے ٹوپی اتار لی اور کہا ''الوداع اے فرانس'' نپولین کے اس قول کا یہ اثر پڑا کہ وہ انگریز افسر جو اس کے نگہبان تھے انہوں نے بھی اپنی ٹوپیاں اتار لیں۔

(انوار العلوم جلد 4 ص 397)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 5 دسمبر 2014ء میں نپولین کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''ہم جو احمدی کہلاتے ہیں ہمیں کامل فرمانبرداری کے معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اطاعت کو روحانی جماعتوں کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے انجام کے لحاظ سے بہترین کہا ہی ہوا ہے اور یہ تو ہے ہی کہ جب اطاعت کریں گے تو انجام بہتر ہوگا جس سے انقلاب پیدا ہوگا۔ لیکن دنیاوی نظاموں میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ فرمانبرداری کی روح کیسے کیسے انوکھے کام دکھاتی ہے۔

نپولین کے بارے میں ہم تاریخ میں دیکھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے فرانس کو ایسے وقت میں سنبھالا جب وہ اپنے عروج سے زوال کی طرف جا رہا تھا۔ نیچے نیچے گر رہا تھا۔ ملک کی حالت خراب سے خراب تر ہو رہی تھی۔ نپولین نے لوگوں سے کہا کہ جب تک تم میں تفرقہ اور پھاڑ ہے تم کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اگر تم اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ اپنے اندر پیدا کرو تو تم جیت جاؤ گے، ترقیاں حاصل کرو گے، اپنا مقام حاصل کرلو گے۔ چنانچہ ایسی روح اس نے پیدا کی کہ جو اس کے اردگرد تھے، ہر بات ماننے والے تھے، جو ملک کے خیر خواہ لوگ تھے انہوں نے اس کی بات مان لی اور اس کے اردگرد جمع ہونے شروع ہوگئے۔ اسی کو اپنا لیڈر بنالیا اور اطاعت اور فرمانبرداری کا بہترین نمونہ دکھایا۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ ایسا نمونہ دکھایا کہ اس نے نپولین کی اپنی زندگی کو بھی بدل دیا۔ باوجود اس کے کہ خود اس کو اطاعت کے لئے کہا جاتا تھا جب عملی طور پر اس کے سامنے اطاعت آئی تب اس نے اپنے آپ میں مزید انقلاب پیدا کیا۔

بہرحال ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ایک بڑی جنگ کے بعد نپولین ہار گیا اور اٹلی کے ایک جزیرے میں قید کردیا گیا۔ وہاں کچھ وقت کے بعد کچھ لوگوں کی مدد سے آزاد ہوا۔ دوبارہ فرانس کے ساحل پر آیا۔ اس وقت تک فرانس میں نئی حکومت قائم ہوچکی تھی۔ نیا نظام تھا۔ بادشاہ نے پادریوں کو بلا کر ان کے ذریعہ جرنیلوں اور سپاہیوں سے بائبل پر ہاتھ رکھوا کر قسمیں لی تھیں۔ یہ عہد لیا تھا کہ وہ نئی حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے۔ بادشاہ نے بائبل پر ہاتھ رکھوا کر قسمیں اس لئے لی تھیں کہ اس کو پتا تھا کہ نپولین نے لوگوں میں اطاعت اور فرمانبرداری کی ایسی روح پیدا کردی ہے کہ اگر وہ واپس آ گیا تو لوگ پھر اس کے ساتھ مل جائیں گے۔ نپولین جب کسی طریقے سے قید سے رہا ہوگیا اور کچھ ساتھیوں نے اس کی مدد کی تو قید سے رہا ہو کر وہ واپس فرانس آیا۔ وہاں اس نے اپنے اردگرد ایسے لوگوں کو، زمینداروں کو، عام لوگوں کو اکٹھا کرنا شروع کردیا۔ عوام میں سے جو اس کے وفادار تھے ان کو جمع کرنا شروع کردیا۔ وہ تجربہ کار فوجی نہیں تھے۔ اسلحہ بھی ان کے پاس اتنا نہیں تھا۔ بہرحال جب بادشاہ کو پتا لگا تو اس نے ایک جنرل کو فوج دے کر بھیجا کہ اس کو ختم کریں۔ اتفاقاً ان کا آمنا سامنا ایک ایسی جگہ ہوگیا جہاں ایک تنگ درّہ تھا۔ جہاں سے صرف آدمی کندھا ملا کر گزر سکتے تھے۔ نپولین نے اپنے فوجیوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ وہ آگے بڑھے لیکن حکومتی فوجیوں نے انہیں گولیوں کی بارش کر کے ختم کردیا۔ پھر اس نے اور آدمی بھیجے۔ وہ بھی مارے گئے۔ ان کا بھی وہی انجام ہوا۔ آخر سپاہیوں نے کہا کہ آگے بڑھنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ دشمن سامنے ہے اور جگہ تنگ ہے۔ ادھر ادھر ہم ہو نہیں سکتے۔ اور پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے بائبل پر قسمیں کھائی ہیں کہ حکومت کا ساتھ دینا ہے اور نپولین کے سپاہیوں کو ختم بھی کرنا ہے۔ بہرحال ہم حملہ پوری طرح کر نہیں سکتے۔ درّہ چھوٹا ہے اور مارے جاتے ہیں۔ کیونکہ نپولین نے خود ہی ان حکومتی سپاہیوں میں بھی تربیت کر کے اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ پیدا کیا تھا۔ اس نے اپنے سپاہیوں سے جو اب اس کے ساتھ تھے کہا کہ ان سے جا کے درّہ میں کھڑے ہو کے کہو کہ نپولین کہتا ہے کہ راستہ چھوڑ دو۔ لیکن اس پر بھی حکومتی سپاہی گولیوں کی بوچھاڑ کرتے رہے کہ ہم نے بائبل پر قسمیں کھائی ہیں۔ اس لئے اب نپولین کا حکم نہیں مان سکتے۔ نپولین کو اس پر یقین نہ آیا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ میری ایسی تربیت ہے کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ میری بات نہ مانیں کیونکہ میں نے ہی ان میں فرمانبرداری کا مادہ پیدا کیا ہے، اطاعت کا مادہ پیدا کیا ہے۔ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میرے سپاہیوں پر گولیاں چلائیں۔ پھر اس نے بھیجا اور مزید آدمی مارے گئے۔ یہی انجام ہوا۔ آخر نپولین خود گیا کہ مَیں دیکھوں گا وہ کس طرح میری بات نہیں مانتے۔ چنانچہ وہ گیا اور اس نے کہا مَیں نپولین ہوں اور تم سے کہتا ہوں کہ راستہ چھوڑ دو۔ حکومتی فوج کے افسر نے کہا کہ اب وہ دن گئے۔ ہم نے نئی حکومت سے وفاداری کی قسم کھائی ہے۔ مگر نپولین کو یہ یقین تھا کہ فرمانبرداری کا سبق تو اس نے لوگوں کو دیا ہے اور یہ سبق اتنی جلدی یہ لوگ بھول نہیں سکتے۔ نپولین نے انہی حکومتی فوجیوں کو کہا کہ میری فوجوں نے تو بہرحال آگے جانا ہے۔ اگر تم میرا سکھایا ہوا سبق بھول گئے ہو تو لو مَیں سامنے کھڑا ہوں جس سپاہی کا دل چاہتا ہے وہ اپنے بادشاہ کے سینے میں گولی مار دے۔ میں ہی اب تک تم پر حکومت کرتا رہا ہوں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اپنے بادشاہ کو مارنا ہے تو لو میں کھڑا ہوں تم میرے سینے میں گولی مارو۔ جب نپولین نے یہ کہا تو ان سپاہیوں کا جو پرانا وفاداری اور فرمانبرداری کا جذبہ تھا وہ واپس آ گیا۔ انہوں نے نپولین زندہ باد کا نعرہ لگایا اور دوڑ کر اس میں شامل ہوگئے بلکہ کہتے ہیں کہ ان میں سے بعض بچوں کی طرح رو رہے تھے۔ جب یہ خبر جنرل کو ملی جو فوج کے بڑے حصے کے ساتھ پیچھے تھا تو وہ آگے بڑھا کہ حملہ کرے۔ لیکن جب اس کے کان میں نپولین کی آواز پہنچی کہ تمہارا بادشاہ نپولین تمہیں بلاتا ہے تو وہ فوج اور جنرل بھی اپنا جو بعد کا اقرار تھا وہ بھول کر اس کے ساتھ شامل ہوگئے اور فرمانبرداری کا جو پہلا اقرار تھا اس پر قائم ہو گئے۔ بہرحال یہ نپولین کی کوششیں تھیں کہ فرانس کے شدید تفرقے کو دور کر کے اس نے فرمانبرداری کا جذبہ پیدا کردیا۔

(الفضل 27 جنوری 2015ء)

نپولین بونا پارٹ کے چند مشہور اقوال

(1) مجھے وقت ضائع کرنے سے نفرت ہے، جنگ کا فیصلہ بدل سکتا ہے مگر گزرا وقت ہاتھ نہیں آسکتا۔

(2) میرے حریف مجھ سے اس لئے شکست کھاتے ہیں کہ ان کے نزدیک چند لمحات کی قدر نہیں، مگر میں انہی چند لمحات میں ان کو زیر کرنے کی تدابیر کرلیتا ہوں۔

(3) جنگ لڑنے سے پہلے ہمت ہارنے والے جنگ نہیں جیت سکتے۔

(4) تم مجھے بہترین مائیں دو، میں تمہیں بہترین قوم دوں گا۔

(5) ناممکن کو قوت بازو سے ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

(6) جنگوں میں اخلاقیات کا احترام جیت کا سبب بنتا ہے۔

(7) اپنی خوشی و ناخوشی، رنج اور پریشانی کو بھلانے کے لئے خود کو مصروف رکھو۔

رتن ناتھ سرشار

اردو ادب میں قدیم لکھنؤ کی تہذیب کو ادبی روپ دینے کا کام رتن ناتھ سرشار نے انجام دیا اور فسانۂ آزاد لکھ کر لکھنؤ کی معاشرت کو ہمیشہ کے لئے زندہ جاوید بنا دیا۔

رتن ناتھ سرشار کا اصل نام رتن ناتھ ورکا تھا۔ وہ 1846ء کے آخری ایام میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ رتن ناتھ کی عمر چار برس ہی تھی کہ ان کے والد بیج ناتھ ورکا انتقال ہوگیا۔ تاہم ان کے عزیزوں نے ان کی تعلیم وتربیت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ سرشار اعلیٰ تعلیم تو حاصل نہ کرسکے لیکن انگریزی، عربی اور فارسی میں استعداد کے باعث آہستہ آہستہ ترجمہ میں بڑی استعداد پیدا کرلی۔ انگریزی زبان سے کئی مضامین اور ایک آدھ کتاب بھی اردو میں منتقل کر ڈالی۔

انہی دنوں منشی سجاد حسین کا مشہور اخبار ''اودھ پنچ'' شائع ہونا شروع ہوا تو سرشار نے اس میں طبع زاد انشائیے لکھنے شروع کئے پھر جب اسی طرز پر منشی نول کشور نے ''اودھ اخبار'' کا اجراء کیا تو سرشار اس اخبار کے مدیر ہوگئے۔ اودھ اخبار کی ادارت کا یہ سلسلہ 1878ء سے 1893ء تک جاری رہا۔

اودھ اخبار نے سرشار کے کئی اہم ناول قسط وار شائع ہوئے۔ جن میں فسانۂ آزاد جام سرشار جیسے ناول شامل تھے۔ ''فسانۂ آزاد'' کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اگر سرشار اپنی زندگی میں کچھ اور نہ بھی کرتے تو یہ ناول انہیں اردو ادب میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ رکھنے کو کافی تھا۔

1894ء میں سرشار الہ آباد ہائی کورٹ میں مترجم ہوکر الہ آباد پہنچ گئے۔ لیکن جلد ہی اس ملازمت سے مستعفی ہو کر واپس لکھنؤ چلے آئے۔ جہاں انہوں نے دوبارہ ناول نگاری کا سلسلہ شروع کیا۔ ان ناولوں میں، کڑم دھڑم، بچھڑی دلہن، پی کہاں، حشو اور طوفان بدتمیزی شامل تھے۔ تاہم یہ تمام ناول بڑی عجلت میں بغیر کسی غور وفکر کے لکھے گئے تھے اور فنی اعتبار سے نہایت کمزور اور بے جان ہیں۔

کچھ عرصہ بعد سرشار حیدر آباد دکن چلے گئے جہاں انہوں نے مہاراجہ کشن پرشاد کی سرپرستی میں ایک ادبی رسالہ ''دبدبۂ آصفی'' جاری کیا۔ تاہم ان کی بے اعتدالیوں کے باعث یہ سلسلہ بھی زیادہ عرصہ جاری نہ رہ سکا اور سرشار لکھنؤ واپس آ گئے۔ کچھ ہی دنوں بعد انہیں پھر بلا لیا گیا۔ اب ان کی صحت بالکل کھوکھلی ہوچکی تھی۔ آخر کار 27 جنوری 1902ء کو اردو کے اس باکمال ادیب نے حیدر آباد میں وفات پائی۔

سرشار اردو کے اچھے شاعر بھی تھے اور شاعری میں مظفر علی خاں اسیر کے شاگرد تھے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 118278 میں Saoquate Jahan Ruma

زوجہ Safiq Ahmad jalal قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B.Baria ضلع وملک Bangladesh بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-01-2012 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewellery Gold 27.702 gram Taka100000, 2:Haq Mehr Taka50000۔ اس وقت مجھے مبلغ 500Taka ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Saoquate Jahan Ruma۔ گواہ شد نمبر1 Matiur Rahman S/O Maizuddin۔ گواہ شد نمبر2 Mussarof Hossain S/O Abdul Gafur۔

مسل نمبر 118279 میں Farjana Khanam (Janant)

زوجہ Shamsur Rahman قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Brhman Baria ضلع وملک Bangladesh بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-07-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewellery Gold 5.5Tola Taka165000, 2:Haq Mehr Taka 500000۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000Taka ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Faujana Khanam۔ گواہ شد نمبر1 Aktiar Uddin S/O Solim Hossain۔ گواہ شد نمبر2 Mossarof Hussain S/O Abdul Gafur۔

مسل نمبر 118280 میں Saiyda Begum

زوجہ Kuddusulla Sikder قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B.Baria ضلع وملک Bangladesh بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-09-2007 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Agr. Land Taka50000, 2:Jewellery Taka30000, 3:Haq Mehr Taka25000۔ اس وقت مجھے مبلغ 300Taka ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Saiyeda Begum۔ گواہ شد نمبر1 Kuddusulla Sikder S/O Saidulla۔ گواہ شد نمبر2 Shajda Khan S/O Saber Khan۔

مسل نمبر 118282 میں Fauk Ahmad

ولد Soleh قوم ...... پیشہ تجارت عمر 36 سال بیعت 2000ء ساکن Sukasari ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-01-2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Land 70Sqm Sukasari Indonesian Rupi 3500000۔ اس وقت مجھے مبلغ 1500000 Indonesain Rupiah ماہوار بصورت Trading مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Faruk Ahmad۔ گواہ شد نمبر1 Wawan Setiawan S/O Soleh۔ گواہ شد نمبر2 Lukman S/O Soleh۔

مسل نمبر 118283 میں Lili Amliati

زوجہ Ahmad Sohib قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Cilegon ضلع وملک Indonesi بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-12-2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Jewellery Gold (Haq Mehr) 5Gram Indonesian Rupi2000000۔ اس وقت مجھے مبلغ 500000Indonesian Rupiah ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Lili Amliati۔ گواہ شد نمبر1 Ahmaad Sohib S/O M. Ridwan۔ گواہ شد نمبر2 Ahmad Hardiuyono S/O Ahmad Sohib۔

مسل نمبر 118284 میں Drs. Restu Kuncoro

ولد Soebiakso قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Depok ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-08-2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500000 Indonesian Rupiah ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Drs. Restu Kuncoro۔ گواہ شد نمبر1 Denden Nata Prawira S/O Eman Sanusi۔ گواہ شد نمبر2 Mulyadi Muzafar ahmad S/O Ismail Arahim۔

مسل نمبر 118285 میں Tuti Haryati

زوجہ Engko Kodir قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wanasigra ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-12-2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Land 700Sqm Lengkong Indonesian Rupi......., 2:Land & House70Sqm Lengkong Indonesian Rupi......, 3:Jewellery Gold 10Gram Indonesian Rupi 4000000, 4:Haq Mehr Indonesian Rupi 500۔ اس وقت مجھے مبلغ 500000Indonesian Rupiah ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Tuti Haryati۔ گواہ شد نمبر1 Nandang Somant S/O Engko Kodir۔ گواہ شد نمبر2 Engko Kodir S/O Rosadi۔

مسل نمبر 118286 میں Odah

زوجہ Ade Suherman قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت 1973 ساکن Wanasigra ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-12-2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:House 60Sqm Cigalontang Indonesian Rupi......, 2:Jewellery Gold (Haq Mehr) Indonesian Rupi 1500000۔ اس وقت مجھے مبلغ 500000 Indonesain Rupiah ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Odah۔ گواہ شد نمبر1 Yuda S/O Ade Suherman۔ گواہ شد نمبر2 Nandang Somantri S/O Engko Kodir۔

مسل نمبر 118287 میں Kartiyah

زوجہ Uddin Rosidin قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 62 سال بیعت 1973 ساکن Wanasigra ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-12-2012 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Land & House 112Sqm Cigalontang Indonesian Rupi 8000000, 2:Jewellery Gold (Haq Mehr) 2Grams Indonesian Rupi 1000000۔ اس وقت مجھے مبلغ 500000 Indonesian Rupiah ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Kartiyah۔ گواہ شد نمبر1 Nanang Rusmana S/O Udin Rosidin۔ گواہ شد نمبر2 Dayat S/O Kanta۔

مسل نمبر 118288 میں Dayat

بنت kanta قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 61 سال بیعت 1969 ساکن Wanasigra ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-12-2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:House & Land 686Sqm Cigalontang Indonesian Rupi......., 2:Land Garden 1050Sqm Cigalontang Indonesian Rupi 7500000, 3:Laond Garden 700Sqm Cigalontang Indonesian Rupi 5000000, 4:Fish pool 280 Sqm Cigalontang Indonesian Rupi......, 5: Rice Filed 1540Sqm Cigalontang Indonesian Rupi......, 6:Land Garden 2800Sqm Cigalontang Indonesian Rupi......۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000000 Indonesiqn Rupiah ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں اور مبلغ 1840000 Pakistani Rupee سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Dayat۔ گواہ شد نمبر1 Dede Kusnadi S/O Dayat۔ گواہ شد نمبر2 Iman Nurjaman S/O Dayat۔

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن USA سکالرشپس

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن یو ایس اے چیپٹر ذہین اور ضرورت مند طلبہ وطالبات کیلئے نظارت تعلیم کے تحت درج ذیل سکالرشپس شروع کر رہی ہے۔ جس کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو ایس اے سکالرشپ IV

(TICA-USA Scholarship IV)

i۔ یہ سکالرشپ ایسے طلباء وطالبات کو بطور انعام دی جائے گی جنہوں نے پاکستان کی کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے بی ایس (چار سالہ) پروگرام میں کسی بھی مضمون میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہو۔

ii۔ بی ایس چار سالہ پروگرام میں اول، دوم سوم آنے والے طالب علم یا طالبہ کو یہ سکالرشپ بطور انعام دی جائے گی۔

a۔ اول پوزیشن پر آنے والے طالب علم/ طالبہ کو مبلغ ساٹھ ہزار روپے (Rs.60,000)

b۔ دوم پوزیشن پر آنے والے طالب علم/ طالبہ کو مبلغ پچاس ہزار روپے (Rs.50,000)

c۔ سوم پوزیشن آنے والے طالب علم/ طالبہ کو مبلغ چالیس ہزار روپے (Rs. 40,000)

iii۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ فیصد نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

iv۔ ایک جیسے فیصد نمبر حاصل کرنے پر اس پوزیشن پر آنے والے طلبہ/ طالبات میں انعام تقسیم کر دیا جائے گا۔

v۔ کسی اور سکالرشپ میں نام آنے کی صورت میں طالب علم یا طالبہ کو یہ سکالرشپ نہ دی جائے گی۔

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو ایس اے سکالرشپ V

(TICA-USA Scholarship V)

i۔ یہ سکالرشپ ایسے طلبا وطالبات کو دی جائے گی جنہوں نے پاکستان کی کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے ایم فل یا ایم ایس پروگرام میں کسی بھی مضمون میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہو۔

ii۔ ایم فل یا ایم ایس پروگرام میں 80% سے زائد نمبر حاصل کرنے پر پہلی دو پوزیشنوں میں یہ سکالرشپ بطور انعام دی جائیگی۔

a۔ پہلی پوزیشن پر آنے والے طالب علم/ طالبہ کو مبلغ اسی ہزار روپے (Rs,80,000)

b۔ دوسری پوزیشن پر آنے والے طالب علم/ طالبہ کو مبلغ ستر ہزار روپے (Rs. 70,000)

iii۔ اگر کوئی درخواست 80% سے زائد نمبر پر موصول نہ ہوئی تو 70% سے زائد نمبر حاصل کرنے والی پہلی دو پوزیشنوں کو یہ سکالرشپ بطور انعام دی جائے گی۔

iv۔ کسی اور سکالرشپ میں نام آنے کی صورت میں طالب علم یا طالبہ کو یہ سکالرشپ نہ دی جائے گی۔

v۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ فیصد نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

vi۔ ایک جیسے فیصد نمبر حاصل کرنے پر اس پوزیشن پر آنے والے طلبہ/ طالبات میں انعام تقسیم کر دیا جائے گا۔

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن یو ایس اے سکالرشپ VI

(TICA-USA Scholarship VI)

i۔ اسی طرح کسی بھی سرکاری یا ہائر ایجوکیشن سے منظور شدہ میڈیکل یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کی تعلیم مکمل کرنے پر یہ سکالرشپ بطور انعام دی جائے گی۔

ii۔ کسی بھی سرکاری یا ہائر ایجوکیشن سے منظور شدہ انجینئرنگ یونیورسٹی سے کسی بھی مضمون میں بیچلرز انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کرنے پر یہ سکالرشپ بطور انعام دی جائے گی۔

iii۔ ایم بی بی ایس کی تعلیم مکمل کرنے پر مبلغ پچھتر ہزار (Rs.75,000) بطور انعام دیئے جائیں گے۔

iv۔ بیچلرز انجینئرنگ (کسی بھی مضمون میں بھی) کی تعلیم مکمل کرنے پر مبلغ پچھتر ہزار (Rs.75,000) بطور انعام دیئے جائیں گے۔

v۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ فیصد نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

vi۔ ایک جیسے فیصد نمبر حاصل کرنے پر اس پوزیشن پر آنے والے طلبہ/ طالبات میں انعام تقسیم کر دیا جائے گا۔

قواعد وضوابط

1۔ یہ اعلان 2014ء میں ہونے والے سالانہ امتحانات کے لئے ہے اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہوگا۔

2۔ اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان (First Annual Examination) پر ہوگا۔

3۔ مرحلہ وار (By Parts) یا نمبر بہتر کرنے یا (Division Improve) کرنے والے طلباء وطالبات اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے۔

4۔ بعض مخصوص سکالرشپس کے علاوہ طلباء وطالبات کیلئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ موصولہ درخواستوں میں اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا حقدار قرار پائے گا۔

درخواست دینے کا طریقہ کار

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 مارچ 2015ء ہے۔

درخواست فارم پر اپنے کوائف مہیا کریں۔

درخواست فارم کے بغیر درخواست قابل قبول نہ ہو گی۔

سادہ کاغذ پر درخواست بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھی بھجوائیں۔

درخواست کے ساتھ متعلقہ ڈگری کے رزلٹ کارڈ Transcript کی نقل لف کرنا لازمی ہوگا۔

درخواست فارم پر مکرم امیر صاحب ضلع/مکرم صدر صاحب حلقہ کی تصدیق لازمی ہوگی۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

انعام کے حقدار طلباء کو ان کی درخواست پر درج پتہ یا فون نمبر پر اطلاع دی جائے گی۔ لہٰذا مکمل پتہ اور فون نمبر اور ای میل ایڈریس لازمی تحریر کریں۔ عدم دستیابی مکمل پتہ وفون نمبر کی وجہ سے اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے دفتر پر کوئی حرف نہ ہوگا۔

نیز اسناد کی تمام نقول A-4 پیپر پر اور واضح ہوں۔

مزید معلومات اور فارم نظارت تعلیم کی ویب سائٹ www.nazarattaleem.org سے یا ای میل کے ذریعے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ

Email:info@nazarattaleem.org

فون: 047-6212473 فیکس: 047-6212398

(نظارت تعلیم)

☆☆..........☆..........☆☆

اطلاعات واعلانات

تقریب آمین

۞ مکرم حافظ طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ عروج وسیم بنت مکرم سید وسیم اظہر شاہ صاحب سیکرٹری امور عامہ راہوالی نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور 8 سال کی عمر میں مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ کی تقریب آمین مورخہ 8 فروری 2015ء کو پرل گارڈن ہوٹل راہوالی میں منعقد ہوئی۔ محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کی تعلیمات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

تقریب آمین

۞ مکرم ماسٹر حمید خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی پوتی ماورا اکمل بنت مکرم اکمل خان صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت عزیزہ کی والدہ محترمہ رخسانہ اکمل صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ اس کی تقریب آمین مورخہ 8 فروری 2015ء کو اپنے گھر میں منعقد ہوئی مکرم احسان احمد احسان صاحب معلم وقف جدید گھٹیالیاں خورد نے قرآن کریم سنا اور دعا کرائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

۞ مکرم معظم ممتاز صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں

میری بیٹی ہاجرہ مریم صاحبہ نے چار سال دس ماہ کی عمر میں قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچی کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت مکرم حافظ عبدالحمید صاحب اور بچی کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ گھر میں آمین کی تقریب میں حافظ صاحب نے قرآن پاک کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ عزیزہ مکرم ممتاز احمد چوہدری صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم اسلم خالد صاحب واہ کینٹ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ ٹیچ بھانہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 15 فروری 2015ء کو مکرم ڈاکٹر محمد امیر خان صاحب آف جنڈالی تراڑکھل آزاد کشمیر بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ اپنے بیٹے مکرم بیدار بخت خاں صاحب کے پاس آئے ہوئے تھے۔ مورخہ 16 فروری کو صبح 8 بجے احمد باغ قبرستان راولپنڈی میں خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم اپنے خاندان اور علاقے آزاد کشمیر تراڑکھل میں اکیلے احمدی تھے۔ ان کے ایک ہی بیٹے احمدی ہیں اور ان کی بہو اپنے حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن کی صدر لجنہ بھی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

طبی فوائد کی حامل سبز چائے

سبز چائے یا گرین ٹی کو ہمیشہ طبی فوائد کی حامل چائے قرار دیا جاتا ہے۔ سبز چائے انسانوں کے لئے بیش بہا فوائد رکھتی ہے۔ معالجین کے مطابق سبز چائے میں عمل تکسید کی خاصیت کی بناء پر اس کے استعمال سے جسم کا میٹابولک نظام تیز ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً جگر کا نظام بہتر طریقے سے اپنی کارکردگی سرانجام دیتا ہے۔

زائد وزن کے حامل وہ لوگ جن کے مٹاپے کو کم کرنے کے لئے کسی بھی قسم کی ورزش، ادویات اور خوراک میں کمی نے کوئی اثر نہیں کیا، سبز چائے کے کپ نے ان کی یہ مشکل بھی حل کر دی ہے۔ صرف چند ماہ تک دن میں تین بار سبز چائے پینے سے وزن میں نہ صرف کمی آئے گی بلکہ جسمانی چستی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ سبز چائے کے استعمال سے ایک دن میں جسم میں موجود 200 اضافی کیلوریز کو جلا کر ختم کیا جاسکتا ہے جس کے نتیجے میں کام کرنے کی استعداد میں کئی گنا اضافہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ سبز چائے کو باقاعدگی سے استعمال کرنے سے انسان بہت سی بیماریوں سے بچ سکتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اگر رات کے کھانے کے بعد سبز چائے پی لی جائے تو اس سے کولیسٹرول نہیں بڑھتا اور پیٹ کی چربی بھی گھلتی ہے۔ تازہ تحقیق کے مطابق سبز چائے کولیسٹرول کی سطح کو 25 فیصد تک گھٹا دیتی ہے۔ اس لئے جو افراد امراض قلب میں مبتلا ہیں وہ پابندی سے سبز چائے پینے سے کولیسٹرول کم کر سکتے ہیں اور بلڈ پریشر کنٹرول کر سکتے ہیں۔ اس طرح وہ دل کے دورے سے بآسانی بچ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ سبز چائے میں ایسے اینٹی آکسیڈنٹ پائے جاتے ہیں جن میں وٹامن سی سے 100 گنا اور وٹامن ای سے 25 گنا زیادہ طاقت ہوتی ہے جو ہمارے جسم کو سرطان، امراض قلب اور دیگر خطرناک بیماریوں سے بچا سکتی ہے، سبز چائے درج ذیل بیماریوں میں مفید ہے۔

امراض قلب

سبز چائے نہ صرف جسم میں نقصان دہ کولیسٹرول کو ختم کرتی ہے بلکہ دل کو خون پہنچانے والی شریانوں میں چربی جمع ہونے سے روکتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ خون کو گاڑھا ہونے سے بھی بچاتی ہے۔ معالجین کے مطابق دل کے دورے سے بچنے کے لئے اسپرین جو کام کرتی ہے وہی کام سبز چائے سرانجام دیتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اسپرین کے طویل استعمال سے جسم میں کچھ مضر اثرات ہو سکتے ہیں تاہم سبز چائے تمام مضر اثرات سے پاک ہے۔

بلند فشار خون

ہائی بلڈ پریشر، ذہنی دباؤ کی صورت میں گردے میں موجود ایک کیمیائی مادے کے ذریعے پیدا ہوتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے دوران دی جانے والی ادویات اس کا راستہ روک دیتی ہیں جس کی وجہ سے بلڈ پریشر آہستہ آہستہ معمول پر آنے لگتا ہے۔ سبز چائے میں بنیادی طور پر اس کیمیائی مادے کو روکنے کے اجزاء پائے جاتے ہیں اور اس طرح سبز چائے کا باقاعدہ استعمال ہائی بلڈ پریشر سے محفوظ رکھتا ہے۔

ذیابیطس

سبز چائے سے خون کی بڑھتی ہوئی شکر میں کمی آتی ہے جس کے باعث ذیابیطس کے مریض اسے اپنی شکر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ذیابیطس کے مریض میں شکر میں اضافے کا سبب خون میں موجود شکر کی زیادتی ہوتی ہے لیکن سبز چائے چربی کو جلا کر شکر کی مقدار بھی کم کر دیتی ہے۔

فوڈ پوائزننگ

خوراک میں شامل ہو جانے والے زہریلے بیکٹیریا فوڈ پوائزننگ کا سبب بنتے ہیں کھانے کے بعد اگر ایک کپ سبز چائے پی لی جائے تو یہ خوراک میں شامل تمام زہریلے مادوں کو ختم کر کے فوڈ پوائزننگ سے محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ فائدہ مند بیکٹیریا کی نشوونما بھی کرتی ہے۔

منہ کی بدبو

ناشتے اور کھانے کے بعد ایک کپ سبز چائے پینے سے منہ کی بدبو دور ہو جاتی ہے۔ واضح رہے کہ منہ کی بدبو منہ میں جمع ہونے والے جراثیم کی وجہ سے ہوتی ہے اور سبز چائے ان کا خاتمہ کر دیتی ہے۔

ہیپا ٹائٹس

وائرل ہیپا ٹائٹس جگر میں فولاد کی کثیر مقدار کے جمع ہونے کے سبب لاحق ہوتا ہے۔ سبز چائے پورے جسم میں فولاد کی اضافی مقدار کو کم کرتی ہے۔ اسی طرح یہ ہیپا ٹائٹس سمیت دیگر مختلف اقسام کے امراض لاحق ہونے کا خطرہ بھی کم کر دیتی ہے۔

کینسر

سبز چائے کے کیمیائی تجزیے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس میں موجود چند کیمیائی عناصر خون میں نئے ذرات پیدا کرتے ہیں۔ یہ عناصر کینسر کے پھیلاؤ میں اہم کردار ادا کرنے والے انزائم کا راستہ روک کر انہیں جسم میں پھیلنے سے روکتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں انسانی جسم کینسر کے خلاف قابل فتح مزاحمت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

قوت مدافعت

سبز چائے جسم کی قوت مدافعت میں خاطر خواہ اضافہ کرتی ہے جس سے انسان فلو اور نزلے جیسے وبائی اور موسمی امراض سے بڑی حد تک محفوظ رہ سکتا ہے۔ سبز چائے کے مسلسل استعمال سے متعدد بیماریوں مثلاً نقرس، الرجی، الزائمر وغیرہ سے لڑنے کے لئے جسم کی قوت مدافعت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

(ملٹی نیوز سنڈے میگزین 25 جنوری 2015ء)

☆☆☆☆☆☆☆

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔
نیز گھروں کی تعمیر اور انٹیریئر ڈیکوریشن کی جاتی ہے
145۔ فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell:0332-4828432,0323-3354444
طالب دعا: قیصر خلیل خاں

SEMINAR STUDY IN CANADA
ALGOMA UNIVERSITY
A Top level Govt. University
www.algoma.ca
SAULT COLLEGE
A top level Govt. College
www.saultcollege.ca
Parents & students are invited to Meet Ms. Joanne Elvy (Int. Officer) & get on Spot admission for Sep. 15 intake. (Come with Documents).
• Credit Transfer facility.
• Scholarships = $5,000 Annually
• Co-Op options (Paid work as a part of study)
Venue & Time
Sialkot | Hotel Taj Palace- 23rd Feb. Monday - 2:30 to 6pm
Lahore | P.C Hotel - Board Room "F" -24th Feb. Tuesday - 2:30 to 7pm
Islamabad | Serena Hotel - "Shigar Board Room" - 2nd March Monday - 3pm to 7pm
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore.
042-35162310/0302-8411770
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype: counseling.educon/
EC Education Concern®

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔فروری

طلوع فجر	5:19
طلوع آفتاب	6:39
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:05

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

25 فروری 2015ء

6:10 am	حضور انور کے ساتھ طلباء کی نشست
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2011ء
1:45 pm	سوال وجواب
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2009ء
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

دارالضیافت میں سیکیورٹی کیلئے مستعد، صحتمند، مخلص اور سلسلہ کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مرد حضرات کی ضرورت ہے۔ جن کی عمر 45 سال سے زیادہ نہ ہو۔ اپنی درخواستیں جن پر صدر صاحب محلہ کی تفصیلی سفارش موجود ہو اپنے ساتھ لے کر مورخہ 2 مارچ 2015ء کو بوقت 9 بجے صبح دارالضیافت انٹرویو کیلئے تشریف لاویں۔ ریٹائرڈ فوجی اور دیگر سیکیورٹی ادارہ جات کے فارغ احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ اپنی درخواست کے ساتھ قومی شناختی کارڈ و اسلحہ لائسنس کی کاپی لازمی منسلک کریں۔

(نائب ناظر دارالضیافت ربوہ)

کار برائے فروخت
ایک عدد Sentro Club ماڈل 2003 لاہور نمبر 1000cc
سفید رنگ اچھی حالت میں قابل فروخت ہے۔
رابطہ 0333-4416104

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10